سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعرات ،24-جون 2021

(یوم الخمیس،13-ذیقعد1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 8

631

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2022-2021

مطالبات زر برائے سال 2022-2021 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر PC21001	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 99 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 1 تا 2 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21002	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب، 86 کروڑ، 61 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21003	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 5 کروڑ، 2 لاکھ، 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 5 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21004	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 67 کروڑ، 22 لاکھ، 78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد اسٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 7 تا 8 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21005	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 4-ارب، 22 کروڑ، 12 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 9 تا 10 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21006	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10 کروڑ، 40 لاکھ، 16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 11 تا 12 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21007	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 73 کروڑ، 26 لاکھ، 86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 13 تا 14 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21008	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 90 کروڑ، 60 لاکھ، 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 15 تا 16 ملاحظہ فرمائیں۔

633

مطالبہ نمبر PC21009

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو23-ارب،53 کروڑ،14 لاکھ،99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 17 تا 18 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21010

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو46-ارب،37 کروڑ،49 لاکھ،76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 21 تا22 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21011

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو25-ارب،16 کروڑ،85 لاکھ،45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 26 تا27 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21012

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو10-ارب،84 کروڑ،89 لاکھ، 33ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جیل خانہ جات و سزایافتگان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 30 تا31 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21013

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب ،28-ارب،94 کروڑ، 8 لاکھ،70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30-جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 32 تا33 ملاحظہ فرمائیں۔

634

مطالبہ نمبر PC21014	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21کروڑ،43لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"عجائب گھر" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 34 تا35 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21015	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو71۔ارب،54کروڑ،24 لاکھ،73ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"تعلیم"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 36 تا37 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21016	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب،70۔ارب، 15کروڑ،53لاکھ،98ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 38 تا39 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21017	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو7۔ارب،15 کروڑ،83لاکھ،43ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"صحت عامہ"برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 40 تا41 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21018	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو21۔ارب،9 کروڑ،62لاکھ،33ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021کے صفحات 42 تا43 ملاحظہ فرمائیں۔

635

مطالبہ نمبر PC21019	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 96 کروڑ، 83 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 44 تا 45 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC-21020	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 13-ارب، 80 کروڑ، 93 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امور حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 46 تا 47 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21021	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 50 کروڑ، 10 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 48 تا 49 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21022	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 10-ارب، 82 کروڑ، 18 لاکھ، 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 50 تا 51 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21023	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 12-ارب، 68 کروڑ، 41 لاکھ، 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال-2021 2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 52 تا 53 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21024

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5۔ارب، 57 کروڑ، 27 لاکھ، 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 54 تا 55 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21025

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 9۔ارب، 6 کروڑ، 32 لاکھ، 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 58 تا 59 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21026

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 56 کروڑ، 59 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 60 تا 61 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21027

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ارب، 49 کروڑ، 93 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 62 تا 63 ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر PC21028

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب، 75۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 66 تا 67 ملاحظہ فرمائیں۔

637

مطالبہ نمبر PC21029	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 27 کروڑ، 66 لاکھ، 53 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 68 تا 69 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21030	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 22-ارب ،72 کروڑ، 39 لاکھ، 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 70 تا 71 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21031	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 5 کھرب، 11- ارب، 5 کروڑ، 6 لاکھ، 38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 72 تا 73 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC21032	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78 کروڑ، 76 لاکھ، 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 75 تا 76 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13033	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 2 کھرب، 19-ارب، 64 کروڑ، 30 لاکھ، 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2022-2021 کے صفحات 77 تا 78 ملاحظہ فرمائیں۔

638

مطالبہ نمبر PC13035	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 83 تا 84 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC13050	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 39-ارب، 99 کروڑ، 49 لاکھ، 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرمایہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 91 تا 92 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC22036	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 3 کھرب، 23-ارب، 91 کروڑ، 76 لاکھ، 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 93 تا 95 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12037	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 33-ارب، 21 کروڑ، 53 لاکھ، 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 96 تا 97 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12041	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 78-ارب، 79 کروڑ، 90 لاکھ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 98 تا 99 ملاحظہ فرمائیں۔

639

مطالبہ نمبر PC12042	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو ایک کھرب،24-ارب،6 کروڑ، 79 لاکھ،79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 100 تا101 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر PC12043	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک رقم جو 25-ارب،62 کروڑ، 14 لاکھ،42ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2021-2022 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/ خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔	تخمینہ جات قابل ادا اخراجات اور مطالبات زر (جاری اور ترقیاتی اخراجات) برائے سال 2021-2022 کے صفحات 102 تا103 ملاحظہ فرمائیں۔

641

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

جمعرات، 24-جون 2021

(یوم الخمیس، 13-ذیقعد 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 07 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ
وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (39) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (41) وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (42) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (43)
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا (44)

سورہ الاحزاب آیات 39 تا 44

یعنی ان پیغمبروں میں جو اللہ کے پیغام جُوں کے تُوں پہنچاتے اور اُس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ ہی حساب کرنے کو کافی ہے (39) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلہ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے (40) اے اہل ایمان اللہ کا بہت بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43) جس روز وہ اس سے ملیں گے تو ان کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہے (44)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختم رسُل مکی مدنی ﷺ کونین میں تُم سا کوئی نہیں
اے نورِ مجسم ﷺ تیرے سوا محبوب خدا کا کوئی نہیں
اوصاف تو سب نے پائے ہیں پر حُسن سراپا کوئی نہیں
آدم سے جناب عیسیٰ تک سرکار ﷺ کے جیسا کوئی نہیں
یہ شان تمہاری ہے آقا ﷺ تم عرشِ بریں تک پہنچے ہو
ذی شان نبی ہیں سب لیکن معراج کا دُلہا کوئی نہیں
ہو جائے اگر اِک چشمِ کرم محشر میں ہماری لاج رہے
اے شافعِ محشر ﷺ تیرے سوا بخشش کا وسیلہ کوئی نہیں

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 22-2021 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر PC 21015 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21015

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 22-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"تعلیم"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 22-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"تعلیم"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں MR JAHANGIR KHANZADA,MR IFTIKHAR AHMAD KHAN,MR TANVEER ASLAM MALIK,MR NASIR MAHMOOD,MR ARIF IQBAL,KHAWAJA MUHAMMAD MANSHA ULLAH BUTT,MR LIAQAT ALI,RANA MUHAMMAD AFZAL,MR ZEESHAN RAFIQUE,CH NAVEED ASHRAF,CH ARSHAD JAVAID WARRAICH, MR BILAL AKBAR KHAN,MR BILAL FAROOQ TARAR,MR IMRAN

KHALID BUTT,MR MUHAMMAD NAWAZ CHOHAN,MR MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT,MR ABDUL RAUF MUGHAL,CH WAQAR AHMAD CHEEMA,MR QAISAR IQBAL,MR AKHTAR ALI KHAN,MR AMAN ULLAH WARRAICH,CH MOHAMMAD IQBAL,MR IRFAN BASHIR,MS HAMEEDA MIAN,MR MUZAFER ALI SHEIKH,MR SOHAIB AHMAD MALIK,MIAN MANAZAR HUSSAIN RANJHA,MR LIAQAT ALI KHAN,RANA MUNAWAR HUSSAIN,MR MUHAMMAD MOAZZAM SHER,MR MUHAMMAD SHOAIB IDREES,MR JAFFAR ALI,MR MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR,CH ZAFAR IQBAL NAGRA,MR ALI ABBAS KHAN,MR FAQIR HUSSAIN,MR MUHAMMAD AYUB KHAN,MR MOHAMMAD KASHIF,AGHA ALI HAIDAR,MR MUHAMMAD ASHRAF RASOOL,MIAN ABDUL RAUF,MR MAHMOOD UL HAQ,MR SAJJAD HAIDER NADEEM,MR SAMI ULLAH KHAN,MR GHAZALI SALEEM BUTT,MR SHAHBAZ AHMED,MR MARGHOOB AHMAD,RANA MASHHOOD AHMAD KHAN,KHAWAJA IMRAN NAZEER,MALIK GHULAM HABIB AWAN,MALIK MUHAMMAD WAHEED,KH SULMAN RAFIQ,MR SOHAIL SHOUKAT BUTT,MALIK SAIF UL MALOOK KHOKHAR,MR RAMZAN SADDIQUE,MR AKHTAR HUSSAIN,RANA MUHAMMAD TARIQ,MR MUHAMMAD MIRZA JAVED,MR MUHAMMAD NAEEM SAFDAR,MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN, SHEIKH ALLA-UD-DIN,RANA MOHAMMAD IQBAL KHAN,CH IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR,MR NOOR UL AMIN WATTOO,MIAN YAWAR ZAMAN,MR MUNEEB-UL-HAQ,MR GHULAM RAZA,MR NAVEED ALI,MALIK NADEEM KAMRAN,MR MUHAMMAD ARSHAD MALIK,MR NAVEED ASLAM KHAN LODHI,RANA RIAZ AHMAD,MR

MUHAMMAD YOUSAF,MR KHALID MEHMOOD,MIAN IRFAN AQEEL DAULTANA,MR MUHAMMAD SAQIB KHURSHED,RANA ABDUL RAUF,MR MUHAMMAD JAMIL,MR ZAHID AKRAM,CH MAZHAR IQBAL,MR MUHAMMAD ARSHAD,MR ZAHEER IQBAL,MR MUHAMMAD AFZAL GILL,CH MUHAMMAD SHAFIQ ANWAR,MALIK GHULAM QASIM HINJRA,MR IJAZ AHMAD,SARDAR AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI,MS ZAKIA KHAN,MS MEHWISH SULTANA,MS AZMA ZAHID BOKHARI,MS ISHRAT ASHRAF,MS SADIA NADEEM MALIK,MS HINA PERVAIZ BUTT,MS SANIA ASHIQ JABEEN,MS TAHIA NOON,MS USWAH AFTAB,MS SABA SADIQ,MS KANWAL PERVAIZ CH.,MRS GULNAZ SHAHZADI,MS RABIA NUSRAT,MS HASEENA BEGUM,MS RAHAT AFZA,MS RUKHSANA KAUSAR,MS SALMA,SAADIA TAIMOOR,MS KHALIDA MANSOOR,MS RABIA AHMED BUTT,MS RABIA NASEEM FAROOQI,MRS FAIZA MUSHTAQ,MS BUSHRA ANJUM BUTT,SYEDA UZMA QADRI,MS SUMERA KOMAL,MRS RAHEELA NAEEM,MS SUNBAL MALIK HUSSAIN,MS ANEEZA FATIMA,MS NAFISA AMEEN,MS ZAIB-UN-NISA,MR KHALIL TAHIR SINDHU,MS JOYCE ROFIN JULIUS,MR RAMESH SINGH ARORA,MR TARIQ MASIH GILL, MS TALLAT MEHMOOD,.SYED HASSAN MURTAZA,SYED ALI HAIDER GILANI, MR GHAZANFAR ALI KHAN,SYED USMAN MEHMOOD, MR RAIS NABEEL AHMAD AND MS SHAZIA ABID MR MUMTAZ ALI

کی طرف سے cut motion آئی ہے۔ محرک اپنی cut motion پیش کریں۔

رانا مشہود احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC 21015 "**تعلیم**" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"71 ارب 54 کروڑ 24 لاکھ 73 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC 21015 "**تعلیم**" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے"۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب سپیکر! I oppose

جناب سپیکر: رانا صاحب! منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے آپ اس پر speech کریں گے؟

رانا مشہود احمد خان: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جب اس حکومت کا چوتھا بجٹ پیش کیا گیا تو ہمارا اعتراض یہ تھا کہ یہ حکومت جھوٹی باتوں اور جھوٹ کی بنیاد پر چلتی ہے۔ جب میں اپنی بات کروں گا اور جو انہوں نے بجٹ کے اندر facts and figures پیش کئے ہیں اس میں فرق دکھاؤں گا۔ آپ دیکھیں کہ یہاں حکومت کا عالم یہ ہے، جب ایجوکیشن کی بات ہوتی ہے تو یہ سکول ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن دونوں کی ہوتی ہے۔ یہاں پر مجھے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب نظر نہیں آ رہے ہیں۔ یہ حکومت کی ایجوکیشن کے ساتھ commitment ہے جو آپ کو یہاں اس ہاؤس کے اندر نظر آ رہی ہے۔ چیئر کی Ruling تھی کہ جب کسی محکمہ کے بارے میں اور خاص طور پر بجٹ پر کسی بھی محکمے کو take up کیا جائے گا تو اس کے منسٹر ہاؤس میں اور سیکرٹری گیلری میں موجود ہوں گے۔ میں چیئر سے ہی کہوں گا کہ آج وہ اپنی Ruling کو خود ہی دیکھ لیں کہ اس پر کتنا عملدرآمد ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! رانا مشہود صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں کیا آفس گیلری میں سیکرٹری ہائر ایجوکیشن موجود ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کو on oath کہتا ہوں کہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن گیلری میں نہیں ہیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! وہ CM آفس میں ہیں۔

جناب سپیکر: کیا انہوں نے وہاں بیٹھ کر یہاں کا کام کرنا ہے؟

آوازیں: سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نہیں آئے۔

جناب سپیکر: مراد صاحب! کیا ہائر ایجوکیشن کے سیکرٹری آفیسر گیلری میں موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سیکرٹری سکول ایجوکیشن بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری سکول ایجوکیشن تو ہیں اور آپ بھی ہیں۔ ہائر ایجوکیشن سے متعلق کٹ موشن ہے اور یہاں ہائر ایجوکیشن کے منسٹر بھی نہیں ہیں اور گیلری میں سیکرٹری بھی نہیں ہیں۔ کیا سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کی کسی نے کہیں فوٹو دیکھی ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر سیکرٹری ہائر ایجوکیشن CM کے دفتر میں ہیں تو کسی کو وہاں بھیجیں جو ان کو لے کر آئیں۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! ہائر ایجوکیشن کے منسٹر چیف منسٹر کے چیمبر میں تھے وہ دو منٹ تک یہاں پہنچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انہیں کہیں کہ وہ جلدی یہاں آئیں۔ انہوں نے ہاؤس میں بیٹھنا ہے وہاں نہیں بیٹھنا۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! وہ ابھی آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کہاں ہیں؟

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! منسٹر صاحب آرہے ہیں اور اپنے ساتھ سیکرٹری کو بھی لے کر آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: دریشک صاحب! آپ ہاؤس کی طرف سے چیف منسٹر کے دفتر جائیں۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! منسٹر ہائر ایجوکیشن آگئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے محکمے سے متعلق کٹ موشن کی تحریک ہے اور سارے ممبران یہاں ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کٹ موشن کی پہلی تحریک آپ کے محکمے کی ہی ہے جس کا جواب آپ نے دینا ہے۔ یہاں گیلری میں آپ کے محکمے کے سیکرٹری بھی نہیں ہیں اور آپ خود بھی ہاؤس میں نہیں تھے۔ پھر priority ہاؤس کی تو نہ ہوئی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں مجھے تھوڑی تکلیف تھی اس لئے یہاں آتے ہوئے تھوڑا لیٹ ہو گیا ہوں۔ مجھے اوپر چیف منسٹر صاحب نے بلایا تھا تو جیسے ہی مجھے پیغام ملا میں فوری طور پر آ گیا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی Ruling موجود ہے---

جناب سپیکر: رانا صاحب! اب منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی ایک Ruling یہ بھی تھی کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کا بھی گیلری میں ہونا ضروری ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے محکمے کے سیکرٹری کہاں ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب کا تو مجھے نہیں پتا میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ یہ رپورٹ ہاؤس کو دیں کہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کیوں نہیں آئے؟ جبکہ پہلے ہی یہ احکامات دیئے جا چکے ہیں کہ متعلقہ محکمے کے سیکرٹری گیلری میں موجود ہوں گے۔ اس کی پوری رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرے لئے منسٹر صاحب بہت محترم ہیں لیکن چونکہ ہائر ایجوکیشن کے گیارہ سیکرٹریز تبدیل ہوئے ہیں کیا میں آپ کی وساطت سے ان سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان کو یہ تو پتا نہیں کہ سیکرٹری کہاں پر ہیں کیا انہیں یہ پتا ہے کہ آج کل ان کے سیکرٹری کون ہیں؟

جناب سپیکر: چلیں، وہ آ گئے ہیں اب آپ اپنی بات شروع کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جو بات میں نے پہلے کی تھی کہ اس حکومت کا جو رویہ governance کے حوالے سے ہے اس کا اثر آج پورا پنجاب نہیں بلکہ پورا پاکستان بھگت رہا ہے۔ اس کی ایک مثال آج آپ نے اس ہاؤس میں بھی دیکھ لی کہ آپ کی Rulings کو جس طرح flout کیا گیا وہ سب کے سامنے ہے۔ قوموں کی ترقی میں تعلیم کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے اسی لئے بابائے قوم نے کہا تھا کہ "Education is a matter of life and death to our nation. The

world is moving so fast that if you do not educate yourself you will be not only completely left behind but will be completely finished up."
تعلیم کی اہمیت کے بارے میں بابائے قوم نے جو فرمایا اللہ کے فضل سے اسی چیز کو سامنے رکھ کر ہم نے 2008 سے 2018 تک میاں شہباز شریف کی سربراہی میں پنجاب کے اندر ایجوکیشن کی ترقی کا سفر شروع کیا تھا۔ ہم نے ایجوکیشن کا پالیسی فریم ورک بنایا تھا، ہم پنجاب کا Schools Reform Road Map بنا کر چلتے تھے اور تمام stakeholders کو اکٹھا کیا جاتا تھا۔ ایک ایسا document یہ میں on the floor of the House آپ کو بھی present کروں گا کہ ہم Schools Reform Road Map کے ایجنڈے کو سامنے رکھ کر چلتے تھے اور ہم نے 2010 میں تعلیم سے اس کا آغاز کیا۔ ہم نے یہ دیکھا کہ ضرورت کس چیز کی ہے۔ پرائمری ایجوکیشن سے لے کر ہائر ایجوکیشن تک ہم نے studies کروائیں جس سے ہمیں یہ پتا چلا کہ ہمارے سکولوں میں کن چیزوں کی کمیاں ہیں؟ باؤنڈری والز، فرنیچر کی فراہمی، ٹیچرز کی کمی، clean drinking water اور واش روم ان تمام چیزوں کو دیکھا گیا۔ وہ سٹڈی World Bank، McKinsey، اور Nielsen نے کی۔ جب ہم 2008 میں آئے تھے تو پنجاب کے سکولوں کے اندر یہ سہولیات 33 فیصد سے لے کر 41 فیصد تک vary کر رہی تھیں۔ ہم نے 2010 میں بہت بڑا Schools Reform Road Map کو launch کیا۔ ہم ہر سال billions of rupees سکولوں کے سارے انفراسٹرکچر کو complete کرنے پر لگاتے تھے۔ جب 2018 میں ہم حکومت چھوڑ کر گئے تھے تو اللہ کا شکر ہے یہ الیکشن کمیشن جو پولنگ سٹیشنز بنا رہا تھا اس نے رپورٹ دی تھی کہ پنجاب کے 97 فیصد سکولوں میں یہ تمام facilities موجود ہیں۔ یہ ہماری وہ growth تھی جو ہم نے شہباز شریف کی سربراہی میں deliver کر کے دکھائی۔ یہ ممکن اس طرح ہوا جس طرح میں نے Schools Reform Road Map کی بات کی اس کے نیچے ہم ایک stocktake کرتے تھے۔ ہر تین ماہ کے بعد ایک stocktake ہوتا تھا جس میں چیف منسٹر صاحب خود بیٹھتے تھے Sir Michael Barber آتے تھے۔ دنیا کے تمام وہ ادارے جو ہمارے ساتھ کام کر رہے تھے چاہے وہ یونیسف تھا، چاہے وہ ورلڈ بنک تھا، چاہے وہ DFID تھا، اور چاہے وہ McKinsey تھا یہ سب کے سب ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اس کے اندر تمام ٹیمیں بیٹھتی تھیں اور ہر تین ماہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا تھا۔ جب ہم نے

اللہ کے فضل سے district-wise دیکھنا شروع کیا کہ پنجاب کا کون سا ڈسٹرکٹ پیچھے ہے اور پھر ایک healthy competition کا آغاز کیا، resources کیا چاہئیں، وہاں پر resource utilization شروع کرائی اور اس کا رزلٹ یہ نکلا جو میں ابھی تھوڑی دیر کے بعد آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس کا رزلٹ یہ نکلا کہ یونیسف نے ایک document شائع کیا جس کے اندر کہا گیا کہ یہ جو Schools Reform Road Map ہے اور stocktake کے بعد جو حکومت نے کارکردگی دکھائی ہے Economist میں 2018 کے اندر ایک آرٹیکل چھپتا ہے اور وہ آرٹیکل یہ کہتا ہے کہ پنجاب کا جو ایجوکیشن سسٹم ہے اس کا مقابلہ پاکستان کے باقی صوبوں سے نہیں ہے بلکہ دنیا کے بہترین ملکوں کی growth کے ساتھ مقابلہ ہے۔ اب یہ وہ background تھا جس کے اندر ہم نے اپنے کام کا آغاز کیا اور جب ہم نے شروع کیا، جس طرح آپ کو بتایا تو میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو بھی بتا رہا ہوں کہ اُس وقت ہمارے سکولوں کے اندر بچوں کی تعداد 90 لاکھ سے کم تھی، ہمارے سکولوں کے اندر quality education کا فقدان تھا اور اس پر پہلا کام infrastructure سے start کیا پھر ہم نے 2 لاکھ 10 ہزار کے قریب ٹیچرز NTS کے ذریعے بھرتی کئے تو اللہ کے فضل سے پورے پنجاب میں ایک شکایت بھی نہیں آئی اور یہ ایک اتنی شفاف قسم کی بھرتی تھی کہ آج وہ قوم کے بچے اور بچیاں ان سکولوں کے اندر قوم کے مستقبل سنوارنے کے لئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں کیونکہ وہ میرٹ کی بنیاد پر آئے تھے۔ پھر ہم نے ایک ٹیچر ٹریننگ پروگرام کا آغاز کیا وہ میں تمام details آپ کے سامنے ابھی رکھتا ہوں لیکن سب سے پہلے اس حکومت کا جو بجٹ ہے اگر overall ان کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ دیکھیں، یہ بات پہلے بھی ہو چکی ہے کہ ہم اپنے آخری سال کے اندر جتنا بجٹ دے کر گئے تھے، اگر آج inflation کو بھی ڈال لیں تو یہ اتنا بجٹ تین سال بعد بھی دینے میں ناکام رہے ہیں۔ اگر ہم ایجوکیشن کی بات کریں تو جو اس کا budget outlay تھا اگر آپ سارا کچھ دیکھیں تو یہ بڑی بُری طرح فیل ہوتے نظر آتے ہیں۔ اب جو سب سے بڑا کام تھا کہ پنجاب کے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ہے، تو ہم نے 2018 میں 34 بلین روپے کا بجٹ ڈویلپمنٹ آف ایجوکیشن سیکٹر کے لئے رکھا تھا جبکہ اگر آپ اِن کے تین سالوں کا پچھلے تین سالوں سے تقابل کریں تو انہوں نے جو total budget کا spend کیا یا utilize کیا وہ سارا 16 ارب روپے بنتا ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب دشمنی کی سب سے بڑی

مثال ہے۔ انہوں نے جو اس سال budget estimate پیش کئے ہیں اس میں وہ 42۔ارب روپے کہہ رہے ہیں اور اگر اس میں 31 فیصد inflation ڈالیں، ہم نے 2018 میں 34 ارب روپے کا بجٹ دیا تھا اس سے یہ کئی درجے کم کا بجٹ ہے جو یہ آج کے دن میں پیش کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا جو Tertiary Education Affairs and Services کا بجٹ ہے اگر آپ 2018 میں دیکھیں تو ہمارا ساڑھے 7 بلین روپے کا بجٹ تھا جبکہ ان کا 2019 میں 4 بلین روپے تھا، 2020 کا صرف 75 کروڑ روپے تھا، 2021 کے اندر صرف 2 بلین روپے تھا اور یہ 22-2021 کا 4 بلین روپے کہہ رہے ہیں تو یہ ان کی تعلیم دوستی ہے آج وہ عوام کے سامنے ہے۔ اگر یہ picture سامنے رکھیں تو آپ کو نظر آتا ہے کہ ان کا focus کیا ہے؟ ان کا focus نہ پنجاب کی عوام کو سہولیات زندگی پہنچانا ہے اور نہ ہی پنجاب کو تعلیم سے آراستہ کرنا ہے۔ اسی طرح پری پرائمری اور ایجوکیشن آفیئرز سروسز کا دیکھیں اور اگر اس کا بھی 2018 کے بجٹ سے تقابل کریں تو آپ کو 40 فیصد کی کمی نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے 2018 میں سکینڈری ایجوکیشن آفیئرز اینڈ سروسز کا بجٹ 27 بلین روپے دیا تھا اور آج 22-2021 میں یہ 31 بلین روپے رکھ رہے ہیں۔ اس وقت inflation 30٪ ہے اور اگلے سال کی 40 فیصد expected ہے تو اگر اس کو ڈال کر آپ یہ سارا کچھ دیکھیں تو آج تک یہ 2018 کو match نہیں کر پائے تو یہ ان کی تعلیم دوستی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم نے جو initiatives لئے تھے ان initiatives میں ایک بہت بڑا initiative تھا، جب ہم نے یہ Schools Road Map Launch کیا تھا اور جب stocktakes کئے تھے تو پنجاب کے 36 اضلاع میں سے 10 ضلع ایسے آئے تھے جن کے اندر 55 فیصد out of school بچے تھے، یہ out of school بچوں کی بہت بڑی تعداد تھی، یہ ان 10 ڈسٹرکٹ کے اندر تھی اور یہ 10 ڈسٹرکٹ جنوبی پنجاب کے ڈسٹرکٹ تھے جب ہم نے ان 10 ڈسٹرکٹ کے اندر studies کرائی تو پتا یہ لگا کہ وہاں پر بچوں یعنی لڑکوں کو سکول بھیج دیتے ہیں لیکن چونکہ غربت بے تحاشا ہے تو بچیوں کو سکول بھیجنے کا خرچہ ہے حالانکہ سکولز فری ہیں لیکن سکولز بھیجنے کی ایک cost ہے جس میں یونیفارم ہے، بستہ ہے اور روز آنے جانے کی ایک cost ہے جس کی وجہ سے وہ بیٹیوں کو سکول نہیں بھیجتے تو وہاں پر میاں محمد شہباز شریف صاحب نے ایک بہت انقلابی پروگرام زیور تعلیم کا آغاز کیا تھا۔ ہم نے زیور تعلیم پروگرام

کے لئے 6 بلین روپے سے زیادہ کا پیسا رکھا تھا جس سے ہم صرف جنوبی پنجاب کے 16 اضلاع میں 6 لاکھ سے زیادہ بچیوں کو سکولوں میں لے آئے تھے ان کو ایک monthly stipend ملتا تھا جس سے سکول کے اندر نا صرف۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایجوکیشن سیکٹر میں یہ پروگرام میرا تھا۔ میں نے ورلڈ بنک سے کہا اور میں نے ہی یہ 200 روپے stipend شروع کیا تھا پھر جب enrollment کو 91 فی صد پر لیا گیا تو ورلڈ بنک والوں نے کہا کہ ہم نہیں مانتے تو میں نے کہا کہ آپ آڈٹ کرا لیں تو انہوں نے Ferguson سے audit کرایا۔ یہ on record ہے آپ اپنی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں تو اس ریکارڈ کی روشنی میں انہوں نے کہا کہ 200 روپے مل رہا ہے تب ہی یہ enrollment 91 فی صد ہوئی ہے جہاں میں نے تعلیم فری کر دی اور کتابیں فری کر دیں تو انہوں نے کہا کہ صرف ایک شکایت آتی ہے کہ 20 روپے ڈاکیا لیتا ہے تو میں نے کہا کہ ڈاکیے کو لینے دیں وہ غریب آدمی ہے۔ رانا صاحب! یہ پروگرام mix نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ویسے آپ کو روکنا میرا بنتا نہیں لیکن facts کو تو صحیح کرنا ہے۔ آپ کے بڑے پروگرام ہوں گے اور میں نے آپ کے پروگراموں کو کبھی نہیں چھیڑا لیکن یہ تو ورلڈ بنک کا ریکارڈ ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب اجازت ہے؟

جناب سپیکر: چلیں! آپ بات کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ہم نے کبھی اس کے اندر بغض سے کام نہیں لیا جو آپ کا 1122 کا پروگرام تھا ہم نے اس کو نا صرف acknowledge کیا بلکہ اس کی تعداد کو بڑھایا۔ اس کے ساتھ اور بے تحاشا پروگرام ہیں جو آپ کے دور میں شروع ہوئے تھے کیونکہ حکومتیں اور ملک ترقی تبھی کرتے ہیں جب اچھی schemes کی continuity ہوتی ہے۔ زیور تعلیم کے حوالے سے میں صرف آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ جو girls stipend ہے، میں on the floor of the House اس کو contest نہیں کرنا چاہتا اور آپ ہمارے لئے بڑے محترم ہیں لیکن میں صرف یہ کہوں گا کہ ہم جس وقت آئے تھے اس وقت یہ پروگرام کوئی pilot program کی stage میں ہو گا زیور تعلیم پروگرام کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے جو annually 6 billion rupees

budget approve ہوا تھا وہ مجھے آج بھی یاد ہے اور اس میں بالکل ورلڈ بنک بھی بیٹھا تھا، اس میں فنانس ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھا تھا اور اس میں DFID بھی بیٹھا تھا اگر آپ نے اس کا آغاز کیا تھا تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن ہمارے دور میں ہی اس کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ آج جو یہاں پر تالیاں بجا رہے ہیں انہوں نے اس بجٹ پر cut لگا دیا ہے۔ ان کو تو یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اب میری بات کے بعد انہوں نے تالیاں بجانی ہے یا اپنے منہ نوچنے ہیں کیوں کہ جو 6 بلین روپے ہم نے جنوبی پنجاب کی بچیوں کے لئے رکھے تھے کہ وہ زیور تعلیم سے آراستہ ہوں، آپ اس بجٹ کو دیکھیں تو اُس کو slash کیا ہے۔ ایک اور منصوبہ جو پہلے کا چل رہا تھا میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ ہم نے شروع کیا تھا وہ Punjab Examination Commission جو پانچویں اور آٹھویں کے بچوں کا امتحان لیا جاتا تھا وہ اس لئے تھا کہ میٹرک کے امتحان سے پہلے کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ جس سے gage کیا جا سکے کہ بچوں اور بچیوں کو جو سکولوں میں تعلیم دی جا رہی ہے، جو ٹیچرز پڑھا رہے ہیں، کیا وہ ٹھیک پڑھا رہے ہیں یا غلط پڑھا رہے ہیں۔ ہم نے دو کام کئے تھے سکولوں میں tablets introduce کروائے تھے جہاں پر literacy and numeracy کا level نہ صرف daily کی بنیاد پر بلکہ monthly بھی سکولوں میں ٹیچرز کی حاضری سے لے کر، بچوں کے ٹیسٹوں سے لے کر ایک average نکلتی تھی کہ یہ بچے کس level تک پہنچے ہیں اور یہ literacy and numeracy کا جو ہمارا ٹیسٹ تھا اس کو دُنیا کی تمام بڑی تنظیموں نے endorse کیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ way forward ہے۔ آج Punjab Commission Examination تو موجود ہے اُس کے افسران تنخواہیں لے رہے ہیں لیکن پانچویں اور آٹھویں کے امتحانات ختم کر دیئے گئے ہیں اب کسی کو پتہ نہیں کہ پنجاب کا جو مستقبل ہے وہ میٹرک تک کتنے بچے پہنچتے ہیں اور کتنے بچوں کا امتحان ہوتا ہے، اب وہاں پر کوئی check and balance نہیں رہ گیا۔ اسی طرح ہم نے ایک regime کھڑا کیا تھا جو AEOs ہیں وہ سکولوں کا visit کرتے تھے اور ہم نے ایک dashboard create کیا تھا Open Data Punjab کے نام سے یہ MEAs and AEOs سکولوں میں جاتے تھے، یہ چھاپے مارتے تھے، ہم نے سکولوں میں tablets دیئے ہوئے تھے اُن سکولوں سے جو data نکلتا تھا وہ روز کے روز اُس dashboard کے اوپر آ رہا ہوتا تھا اور اُس سے پتہ چلتا تھا کہ کون سا ٹیچر آج سکول میں موجود ہے، کتنے بچے آج سکول میں موجود ہیں any given day سکولوں کا سارا data باہر آتا تھا۔ آج جب میں دیکھتا ہوں اُن

AEOs کا بجٹ ہی ختم کر دیا گیا ہے تو یہ پنجاب کی تعلیم کے ساتھ دُشمنی ہے یہ آج سامنے نظر آ رہی ہے۔ پڑھائی یا اچھا مستقبل کیا اس پنجاب کے رہنے والے تمام بچے اور بچیوں کا حق نہیں ہے؟ جہاں پر ہم سکولوں میں بچوں کو لے کر آ رہے تھے وہاں پر ایک بہت بڑا component۔۔۔

جناب سپیکر: رانا مشہود صاحب! اب آپ wind up کر لیں پھر ٹائم کم رہ جائے گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پھر یہ چیزیں جو۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چیزیں آپ کی ٹھیک ہیں لیکن اس کے بعد آپ ہی نے دیگر معزز ممبران کے نام دیئے ہیں محترمہ گلناز شہزادی اور محترمہ مہوش سلطانہ نے بھی بات کرنی ہے تو اس لئے آپ جتنا مختصر کر لیں گے تو یہ بہتر رہے گا پھر میں نے wind up کے لئے منسٹر صاحب کو بھی کہنا ہے پھر ٹائم کم رہ جائے گا آپ کے سارے ساتھی بھی بات کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے چیزیں ہی اتنی زیادہ غلط کر دی ہیں کہ وہ پورا بیان کرتے ہوئے بھی ٹائم لگتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی بات نہیں۔ آپ مختصر کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اس کو ذرا تیزی کے ساتھ کرتا ہوں کہ brickkiln پر کام کرنے والے بچے اور بچیاں کیا وہ اس قوم کا اثاثہ نہیں ہیں، کیا اُن کو اس لئے مرحوم کر دیا گیا ہے کہ اُن کی اکثریت مسیح برادری سے تعلق رکھتی ہے، کیا اس لئے یہ فنڈ ختم کر دیا گیا ہے کہ یہ جو discrimination ڈالی گئی ہے وہ بچے اور بچیاں جو مٹی کے اندر مٹی ہو جاتے تھے اُن کا مستقبل بنانے کی کوشش کی گئی ہے؟ اسی طرح کی ایک بہت بڑی example ہے جنوبی پنجاب میں مظفر گڑھ کے پاس بصیرہ کا علاقہ ہے وہاں پر سیلاب آیا، وہاں پر TURKS نے ہمیں ایک ہسپتال بنا کر دیا اور بصیرہ میں ایک state of the art سکول بنا کر دیا، وہاں پر اُس علاقے کی 400 بچیاں جن کا ہر سال وہاں داخلہ ہوتا تھا، پچھلے سال اُن بچیوں کا پہلا batch جس نے O level کیا اُن کے بارے میں آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اُن 200 یا 300 بچیوں کے اندر سے 96 فیصد بچیوں نے A plus اور A grade لیا۔ یہ بصیرہ وہ علاقہ ہے جہاں پر کوئی نہیں جاتا تھا، کوئی پوچھتا نہیں تھا آج وہاں کی بیٹیاں بھی فخر کے ساتھ قومی دھارے میں شریک ہو رہی ہیں۔ اسی طرح یہاں پر ہم

بلوچستان کے بچوں کو حق دیتے تھے، اُن کو یہاں کی یونیورسٹیوں میں کوٹہ دیتے تھے یہاں پر دانش سکول کے اندر کوٹہ دیتے تھے اس حکومت نے وہ کوٹہ بھی ختم کر دیا جو وفاق کی علامت پنجاب بڑا بھائی بن کر چلتا تھا انہوں نے وہ بھی ختم کر دیا ہے۔ اب میں بات کو جلدی ختم کرنا چاہ رہا ہوں اگر crosstalk ہو گی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، .Order in the House No cross talk please

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہمارا Punjab School Support Program جس کے تحت وہ سکولز جو سرکاری سکولز تھے جو اچھے نہیں چل رہے تھے، ہم نے پہلی دفعہ Public-Private Partnership میں جا کر بہترین اداروں کے ساتھ جو پرائیویٹ ادارے تھے اُن کے ساتھ collaboration کی اور جس سکول کے اندر بچوں کی تعداد 20 سے کم تھی جس کا result zero سے کم تھا ہم نے forty-five hundred schools کا یہ معاہدہ کیا اور اُس کے بعد وہاں پر پنجاب Initiative Management Authority Punjab Education بنائی آج اُس اتھارٹی کے اساتذہ کو یہ حکومت پیسے نہیں دے رہی۔ آج ہم جب SDGs اور MDGs کی بات کرتے ہیں تو یہ کیسے پورا کریں گے جب آپ اپنے بچوں کو ہی دیکھ نہیں سکیں گے۔ Punjab Education Foundation جس کے اندر آپ نے بھی بڑا کردار ادا کیا اور اُس کے بعد جب شہباز شریف صاحب آئے تو ہمارے ساتھ DFID partner بن گیا تو 2 billion rupees اُس نے ڈالنے ہیں یہ برطانیہ کی حکومت نے اُس میں ہمارے ساتھ partnership کر لی World Education Forum کے اندر اس کو one of the best models قرار دیا گیا اور اس کو PEEF جس کے ذریعے غریب اور نادار بچوں کے لئے شہباز شریف صاحب نے یہ فنڈ قائم کیا 2 بلین روپے سے اور ہر سال حکومت پنجاب اُس میں 2 بلین ڈالتی تھی وہ تعداد ہوتے ہوتے 18- ارب روپے سے اوپر ہو گئی ساڑھے تین لاکھ بچے اور بچیاں اُس سے مستفید ہوئے۔ اس حکومت نے پچھلے تین سال میں اُس کے پیسے روک دیئے یہ تعلیم دشمنی کی انتہا ہے، Punjab Education Foundation کے اوپر cut لگا دیا ، آج Punjab Education Foundation کے جو partner schools ہیں وہاں پر اتنا بڑا گھپلا ہو رہا ہے کہ ایک بندے کو وہاں

پر انہوں نے چار چار پوسٹیں دی ہوئی ہیں۔ میں آپ کو بتانا چاہوں گا وہاں ایک صاحب ہیں زبید الحسن جو ڈائریکٹر فنانس ہیں یہ بیک وقت ڈائریکٹر۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب اب ٹائم تھوڑا رہ جائے گا دیگر معزز ممبران کے لئے ٹائم نہیں بچے گا میرے خیال میں اب محترمہ گلناز شہزادی صاحبہ کو ٹائم دے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر ! میں اس بات کے ساتھ wind up کروں گا کہ آج پنجاب دشمنی تو عیاں تھی ہی آج ان کی تعلیم دشمنی بھی قوم کے سامنے آچکی ہے اور قوم اب ان کے جھوٹ پر نہیں چلے گی۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اب محترمہ گلناز شہزادی! آپ بات کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ ۔ آپ نے مجھے ایجوکیشن کی motion cut پر بات کرنے کا موقع دیا اگر میں بجٹ کی allocation کے trends کو دیکھوں تو اس بار regarding schools education thirty-five thousand five hundred million rupees کی allocation نظر آتی ہے جو تبدیلی سرکار کی طرف سے پچھلے سال کی نسبت تھوڑا سا ایک بہتر اقدام ہے یہاں پر allocations کا trend تو نظر آتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا کر کے بڑھایا گیا ہے تو اس کی جو utilization ہے میں اُس پر بات کرنا چاہوں گی۔ اگر میں بات کروں پرانے پاکستان کی تو under the visionary leadership of Quaid e Pakistan Mian Muhammad Nawaz Sharif, Quaid e Punjab Mian Muhammad Shahbaz Sharif نے اپنے 2017 اور 2018 کے tenure میں fifty-three thousand three hundred and sixty million rupees allocate کئے اور education reforms کے ذریعے ایک revelation لے کر آئے۔

جناب سپیکر! دیکھا جائے تو ہر یونین کونسل کو، ہر وارڈ کو اس چیز پر consider کیا گیا کہ وہاں پر Primary Schools, Elementary Schools اور Secondary Schools کو ensure کیا جائے اور اس میں ہمیں بہت حد تک کامیابی حاصل ہوئی ۔ سکولز کے اندر IT Labs establish کی گئیں E-Libraries establish کی گئیں۔ آج اُن IT Labs پر آپ

کہہ سکتے ہیں کہ dust کی موٹی تہہ ہے جس کو کبھی استعمال ہی نہیں کیا گیا اور system سارے بند پڑے ہوئے ہیں، E-Libraries کو ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد اگر میں بات upgradation کی کروں۔ ہم نے 18-2017 میں 4300 سکولز کو upgrade کیا تھا۔ اب اگر میں اس گورنمنٹ کے ساتھ compare کروں تو مجھے کہیں کسی سکول میں ایک اینٹ بھی لگی دکھائی نہیں دیتی۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے مزدور طبقے کے 80 ہزار سے زائد بچوں کو free books, bags and scholarships دیئے۔ ایچی سن کالج کے سٹینڈرڈ کے مطابق دانش سکولز بنا کر دیئے۔ Punjab Danish Schools and Centers of Excellence Act2010 کے according دانش سکولز کے علاوہ districts wise Centers of Excellence for girls and boys بھی establish کئے جو کہ کوالٹی ایجوکیشن کو promote کرنے میں بہت کامیاب تھے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہاں ان اداروں میں بھی جو teachers, faculty and employees ہیں ان کی salaries and scholarships کی restriction دکھائی دیتی ہے even faculty کی salaries بھی وقت پر نہیں دی جاتی ہیں۔ PEEF کے ذریعے 3 لاکھ 70 ہزار سے زائد اندرون اور بیرون ملک تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے scholarships دیئے گئے، جن کو restrict کر دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ اگر میں آگے بات کروں تو چولستان جیسے علاقوں میں جہاں پر انفراسٹرکچر کا مسئلہ ہوتا ہے وہاں possibility نہیں ہو پاتی تو وہاں پر موبائل ایجوکیشن پروگرام جو کہ میری ہی تجویز تھی اس کے تحت 2017 میں shifted schools program شروع کیا گیا اور پہلے ہی سال میں وہاں 5 ہزار students enroll ہوئے جو کہ بہت بڑی ایک achievement تھی اور اس کو PEEF نے 550 روپے فی کس سٹوڈنٹس کو stipends بھی دیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ PEF کے بارے میں کافی تفصیل سے یہاں پر بحث ہوئی ہے۔ میں یہی کہنا چاہوں گی کہ PEF کے under quality education

ensure کرنے کے لئے 12 ہزار پرائیویٹ سکولز سیکٹر کو financially adopt کیا گیا۔ ساڑھے تین لاکھ سے زائد سٹوڈنٹس کو لیپ ٹاپ دیئے گئے جو کہ pandemic کے دوران online studies کے لئے کام آئے تو میں تبدیلی سرکار کو یہ تجویز دیتی ہوں کہ آپ بھی اچھے پراجیکٹس کو ضرور adopt کیا کریں۔ یہ ایسے پراجیکٹس تھے جن سے بچوں کو online study میں help ملی۔ میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ during pandemic تبدیلی سرکار نے سکولز کو بالکل بند رکھا اور کہیں پر کوئی effort نظر نہیں آئی کہ سکولز میں بچوں کی تعلیم کے حوالے سے اس طرح کا کوئی سلسلہ جاری رکھا ہو۔ اس کے بعد SNC کا ایک بہت شور تھا میں یہ کہوں گی کہ SNC کے نتیجے میں ایک مضبوط طبقاتی نظام کو establish کیا جا رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا آپ ایچی سن کالج لاہور کے بچوں کو بھی وہی SNC کی books پڑھا پائیں گے، کیا وہی معیار کی تعلیم آپ پرائیویٹ یا گورنمنٹ سکولز میں دے پائیں گے جن بکس کے حوالے سے آپ ٹریننگ دینے کی باتیں کر رہے ہیں کیا وہی بکس آپ ایچی سن کالج میں بھی پڑھا پائیں گے تو میرے اس سوال کا جواب ضرور دیجئے گا؟ اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر آپ کے سامنے پبلشرز کا مقدمہ ضرور رکھنا چاہوں گی آکسفورڈ کا سلیبس مڈل کلاس کے نیٹ ورکس میں بھی پڑھایا جاتا ہے لیکن تبدیلی سرکار اس کو بھی مشکل سے مشکل ترین بنانا چاہ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیں میرے پاس ایک نوٹیفکیشن ہے جس پر Review Committee چارجز دیئے گئے ہیں ان کو دیکھیں کہ کس طرح سے per book royalty مانگی جا رہی ہے تو میں بہت افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ مڈل کلاس طبقہ اب آکسفورڈ کا سلیبس پڑھا نہیں پائے گا، یہ آپ کی تبدیلی سرکار کی کامیابی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر ورلڈ بنک رپورٹ کا بھی حوالہ دینا چاہوں گی کہ pandemic کے دوران آپ کی ان ناکام پالیسیوں کی وجہ سے 9 لاکھ 30 ہزار بچے سکول چھوڑ گئے جن میں سے 70 فیصد بچے auto mechanics اور مزدوری جبکہ 30 فیصد بچے دینی مدارس میں پڑھنے چلے گئے۔ یہ آپ کی policies ہے۔ Pandemic کے دوران آپ نے یہ حالات پیدا کر دیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ

آگے دیکھا جائے تو ہائر ایجوکیشن میں 15 ہزار 65 بلین روپے allocate کئے گئے۔ 20-2019 میں 6 یونیورسٹیوں کی establishment کی بات کی گئی۔ 21-2020 میں 7 یونیورسٹیوں کی establishment کی بات کی گئی 22-21-2020 میں 7 ڈسٹرکٹس میں یونیورسٹیوں کی establishment کی بات کی گئی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی بات کو صرف ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! میں جب آپ کی بجٹ بک جو کہ آپ نے ہمیں provide کی ہے جس میں آپ کی achievements highlights ہیں اس کو دیکھتی ہوں تو اس میں ایک یونیورسٹی کو بھی establish کرنے کا ذکر موجود نہیں ہے۔ باتیں تو بہت کی جا سکتی ہیں لیکن کام کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ ہمارے دور میں 2018 تک 19 یونیورسٹیوں کو establish کیا گیا تھا اور 200 نئے کالجز establish کئے گئے تھے۔ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو scholarships دی جاتی تھی آپ نے دیکھا ہے کہ اب ان کا کیا حال ہوا ہے ان کے scholarships بند کر دیئے گئے اور ان کی ویڈیوز دیکھیں کہ ان کے الفاظ زبان زد عام تھے وہ بچے اپنے مسائل share کرتے ہوئے رو رہے تھے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ Fee Reimbursement Program اس کی continuity رہنی چاہئے کیونکہ جو less- developed areas ہیں وہاں کے جو MSC and PHD کے سٹوڈنٹس تھے ان کو scholarship دیا جاتا تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! میرا یہ آخری پوائنٹ ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! جی بول لیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب چیئرمین! Regarding Special Education جب میں 21-2020 کے allocation trend کی بات کرتی ہوں تو وہ تو نظر آ ہی جاتا ہے لیکن بات تو utilization کی ہے جب آپ پچھلے سال گورنمنٹ کالج بنانے کی بات کر رہے تھے تو اس مرتبہ بھی اس حوالے سے کوئی achievement دکھائی نہیں دیتی۔ جو پروگرامز آپ نے دیئے ہیں ان کی کہیں بھی continuity دکھائی نہیں دیتی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، اب محترمہ مہوش سلطانہ اپنی بات کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ مہوش سلطانہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے ایجوکیشن کی cut motion پر بات کرنے کا موقع دیا۔ ایجوکیشن کے لئے گورنمنٹ نے 54 بلین روپے ڈویلپمنٹ بجٹ رکھا ہے۔ جس میں سکولز ایجوکیشن کے لئے 36 بلین اور ہائر ایجوکیشن کے لئے تقریباً 15 بلین روپے رکھے گئے ہیں اور سپیشل ایجوکیشن کے لئے 7 ملین اور literacy and non-formal education کے لئے 3 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ بجٹ میں منسٹر صاحب نے 8 ہزار نئے سکولز کو upgrade کرنے کی بات کی ہے لیکن میں یہاں پر یہ بات ضرور پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہوں گی کہ جو گزشتہ سال انہوں نے schools upgrade کئے ان کا کوئی انفراسٹرکچر نہیں دیا گیا اور کوئی SNES نہیں دی گئیں جس کی وجہ بچوں کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لئے کلاس رومز موجود نہیں ہیں۔ میں نے پہلے بھی mention کیا تھا کہ میرے گاؤں چوآسیدن شاہ میں جب ایلیمنٹری سکول کو ہائر سکول کیا گیا تو اب وہاں بوائز سکولز کے بچوں کے پاس کلاس رومز موجود نہیں ہیں جن میں بیٹھ کر وہ 10th کلاس کی study کر سکیں۔ پچھلے ہمارے دور حکومت میں جب کوئی سکول upgrade کیا جاتا تھا تو اس کے لئے باقاعدہ ایک block allocation ہوتی تھی، اس سکول کو پیسہ دیا جاتا تھا، اس کے بعد سکول کی construction ہوتی تھی اور اس کے بعد سکول کو upgrade کیا جاتا تھا تاکہ بچوں کو تعلیم جاری رکھنے میں کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو۔ یہاں پر teachers SNE کا بھی سکولز میں بہت مسئلہ رہا ہے اور گزشتہ سال کوئی بھی ٹیچر بھرتی نہیں کیا گیا اور جو ٹیچرز ریٹائرڈ ہوئے ان کی seats ملا کر ٹوٹل 30 ہزار سیٹیں خالی ہو گئی ہیں۔ میں یہاں پر یہ چیز mention ضرور کرنا چاہوں گی کہ گزشتہ دور حکومت میں میاں شہباز شریف صاحب نے چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے Brickklin plan دیا جو کہ آپ کا منصوبہ تھا جس کے تحت child labour کو سکول میں داخل کروانے کا سلسلہ continue رکھا اور اس پروگرام کے تحت 83 ہزار بچوں کو سکولز میں بھیجا گیا لیکن unfortunately موجودہ گورنمنٹ نے

اس سکیم کے لئے بھی کوئی بجٹ نہیں رکھا اور آپ نے اس منصوبے کو جس کو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے continue کیا تھا ختم کر دیا ہے۔ پچھلے دور حکومت میں میاں شہباز شریف نے بچیوں کو زیور تعلیم کا منصوبہ دیا جو کہ آپ کا ہی منصوبہ تھا اس کو continue کیا جس کے تحت 4 لاکھ 60 ہزار بچوں کو سکول بھیجا گیا اور اس کے لئے 6 بلین روپے کی رقم رکھی گئی تھی لیکن اس سکیم کو بھی موجودہ گورنمنٹ نے ختم کر دیا ہے اور اس کو continue نہیں رکھا۔ PEEF جو کہ Asia کا سب سے largest scholarship program تھا اس کے تحت میٹرک سے لے کر PHD تک scholarships دی جاتی تھیں اور اس کا بجٹ 22 بلین روپے تک پہنچ گیا تھا اور اس کے تحت تقریباً 4 لاکھ بچوں کو scholarships دی گئیں لیکن اس scholarship program کو بھی ختم کر دیا گیا اور اس کا کوئی alternative بھی نہیں دیا گیا۔ پچھلے دور حکومت میں چار لاکھ سے زائد بچوں کو لیپ ٹاپس دیئے گئے اور I am sure کہ ان بچوں کو pandemic کی situation میں ان لیپ ٹاپس سے بہت فائدہ ہوا ہو گا اور انہوں نے جو online education حاصل کرنی تھی اس میں انہیں لیپ ٹاپ نے بہت زیادہ مدد کی ہو گی۔ میاں شہباز صاحب کا E-Libraries کا initiative تھا لیکن انہوں نے 20 اضلاع میں E-Libraries ختم کر دیں، پہلے تو گورنمنٹ نے E-Libraries کا credit لینے کی کوشش کی لیکن پھر اس پر مکمل خاموشی اختیار کر لی اور اس پر کوئی بجٹ بھی allocate نہیں کیا۔ شہباز شریف صاحب نے چائنیز سکالرشپ کا initiative لیا تاکہ ہمارے بچے چائنی زبان سیکھیں اور سی پیک میں contribute کر سکیں لیکن بدقسمتی سے اس بجٹ میں چائنیز سکالرشپ کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ یہاں پر پی ٹی آئی Single National Curriculum لانے کی بات کر رہی ہے لیکن after 18th Amendment تعلیم صوبوں کا prerogative ہے، صوبوں کا اختیار ہے لہٰذا Single National Curriculum کو اس ایوان میں لا کر اس پر debate کرنی چاہئے اور اس میں تمام stakeholders کو on board لینا چاہئے اس کے بعد اس پر ایوان جو بھی فیصلہ کرے اس کو implement کرنا چاہیئے لیکن اسے single handedly deal نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گی کہ منسٹر سکولز ایجوکیشن اس پر ضرور comment کریں کہ آپ کے دور حکومت میں چو آسیدن شاہ میں ہمارا کیڈٹ کالج بنا تھا اس کے لئے چو آسیدن شاہ

کے لوگوں نے 1100 کنال جگہ free of cost دی تھی اور اس کی کوئی قیمت وصول نہیں کی تھی -جب میں اس کے بورڈ آف گورنرز کی ممبر تھی تو ہم نے وہاں پر یہ issue raise کیا تھا کہ مقامی لوگوں کو ایڈمیشن اور ملازمتوں میں at least 5 percent quota دیا جائے، ہمارا یہ issue بورڈ آف گورنرز کا ایجنڈا بھی رہا- میری استدعا ہے کہ اس پر وزیر سکولز ایجوکیشن ضرور comment کریں اور اسے بورڈ آف گورنرز میں take up بھی کریں تاکہ مقامی لوگوں کو اس کا کوئی benefit ہو سکے۔

جناب سپیکر! تلہ گنگ میں ہمارا ایک سکول ہے وہ آپ کی constituency بھی ہے، یونین کونسل لیٹی میں گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ڈھوک ہجال اور یہاں کے پرائمری سکول کو کوئی روڈ نہیں جاتا ہے یہ دونوں سکول اس علاقے سے متعلقہ باقی علاقوں کو بھی cater کرتے ہیں لیکن روڈ نہ ہونے کی وجہ سے بہت سارے بچوں نے سکول جانا چھوڑ دیا ہے اس لئے وہاں پر سکول سے بچوں کا dropping out بہت بڑھ گیا ہے۔ اگر ان دونوں سکولوں کے road access کو take up کریں تو بچوں کی حاضری بہت بہتر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک اور چیز highlight کرنا چاہوں گی کہ گزشتہ بجٹ میں حکومت نے چھ یونیورسٹیز announce کی تھیں کہ چھ یونیورسٹیز بنائی جائیں گی، وزیر ہائیر ایجوکیشن چکوال یونیورسٹی کے لئے بہت effort کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ یونیورسٹی ضرور بن جائے گی لیکن اس کے علاوہ پانچ اور یونیورسٹیز بھی تھیں اور یہ تمام کی تمام یونیورسٹیز کالجز میں بنائی گئی تھیں اور یہی کہا گیا تھا کہ within three months کالجز ہائیر ایجوکیشن کو واپس کر دیئے جائیں گے اور یونیورسٹیز کا انفراسٹرکچر بنا دیا جائے گا لیکن ابھی تک وہ انفراسٹرکچر بنایا نہیں گیا اور وہ یونیورسٹیز ابھی تک کالجز میں قائم ہیں اور اس بجٹ میں بھی حکومت نے 19 نئی یونیورسٹیز announce کی ہیں تو میں چاہوں گی کہ آپ بتائیں کہ یہ کتنی practical approach ہے اور یہ 19 یونیورسٹیز اگلے دو سالوں میں کس طرح بن پائیں گی جبکہ ایک سال میں ابھی تک 6 یونیورسٹیز بھی نہیں بنائی گئیں- آپ نے اس بجٹ میں 80 نئے کالجز بنانے اور 10 کالجز کو BS 4 Years Programme میں convert کرنے کا اعلان کیا ہے لیکن میں یہاں پر تجویز دینا چاہوں گی کہ آپ جو 80 نئے کالجز بنانے جا رہے ہیں انہیں بھی BS 4 Years بنائیں تاکہ HEC کی

requirement بھی پوری ہو۔ ابھی recently ہمارے ہمسائے ملک انڈیا نے اپنی ایجوکیشن پالیسی دی ہے جس کے تحت ان کا بھی BS 4 Years کا تعلیمی پروگرام ہے جس کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے کہ جو ایک سال کی اپنی تعلیم مکمل کرے گا اور کسی بھی وجہ سے اپنی تعلیم آگے continue نہیں کر سکتا یا اسے نکال دیا جاتا ہے تو پھر اسے ایک سرٹیفکیٹ دیا جائے گا اگر کوئی دو سال اپنی تعلیم پورا کرتا ہے تو اسے ایک ڈپلومہ کی ڈگری دی جائے گی اور تین سال کے بعد bachelor کی ڈگری دی جائے گی اور چار سال کے بعد Bachelor in Research Degree دی جائے گی اگر ہم بھی اسے یہاں پر adopt کر لیتے ہیں تو ہمارے بچوں کا بہت سارا پیسہ اور ٹائم بچ جائے گا۔ میں یہاں پر وزیر ہائر ایجوکیشن سے استدعا کروں گی کہ وہ سٹوڈنٹس کے لئے یونیورسٹی level پر student loan کی پالیسی ضرور لائیں تاکہ جو بچے فیس afford نہیں کر سکتے وہ loan لے کر اپنی تعلیم جاری رکھیں اور جب وہ تعلیم مکمل کر لیں تو وہ loan pay back کریں ۔اس کے علاوہ کالج اور یونیورسٹی level پر ٹیکنیکل ایجوکیشن ضرور شامل کرنی چاہئے، ہمارے پاس بہت limited subjects ہوتے ہیں، انجینئرز، ڈاکٹرز یا IT experts ملک نہیں چلاتے اس لئے ہمیں کالجز اور یونیورسٹی میں بہت سارے ٹیکنیکل سبجیکٹس add کرنے چاہئیں تاکہ بچے ٹیکنیکل ایجوکیشن کی طرف بھی جائیں اور اس میں میاں شہباز شریف صاحب کا Tianjin University کا initiative تھا جو ایک بہت اچھا اضافہ تھا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں for the Special Education تھوڑا سا add کرنا چاہوں گی کہ سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے صرف 700 ملین روپے بجٹ رکھا گیا ہے جو کہ بہت تھوڑا ہے میرے خیال میں تو یہ مشکل سے academic cost ہی پورا کر پائے گا۔ میں یہاں پر یہ تجویز دینا چاہوں گی کہ سپیشل ایجوکیشن کے لئے autistic بچوں کے لئے at least پنجاب level پر ایک سکول ضرور بنایا جائے چونکہ ہمارے پاس autistic بچوں کے لئے کوئی facility موجود نہیں ہے اور ہر ضلع پر ان کا census کرایا جائے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ان کی disability کی کیا وجہ ہے اور اس کے مطابق ان کے سکول تعمیر کئے جائیں۔ چونکہ اس بجٹ میں بہت ساری چیزیں نہیں کی گئیں اور جن پر ہماری طرف سے بہت سارے اعتراضات ہیں لہذا میں استدعا کروں گی کہ اس بجٹ کو cut کر کے zero کر دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اس کٹ موشن پر ہائر ایجوکیشن اور سکول ایجوکیشن کی بھی بات ہوئی ہے میرا خیال ہے کہ پانچ منٹ مراد راس صاحب آپ بول لیں اور پانچ منٹ راجہ ہمایوں یاسر صاحب بول لیتے ہیں-جب راجہ ہمایوں یاسر صاحب بات کریں تو انہیں وہیں مائیک دے دینا چونکہ ان کے پاؤں میں کوئی مسئلہ ہے اس لئے وہ بیٹھے بیٹھے ہی بول لیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-شکریہ جناب سپیکر! میں نے یہ دیکھنے کے لئے سٹاپ واچ لگائی ہوئی تھی کہ کتنی دیر ایجوکیشن پر بات کرتے ہیں انہوں نے 37 منٹ بات کی ہے-آپ سے استدعا ہے کہ وقت پانچ منٹ سے زیادہ دے دیں چونکہ میں جواب دینا چاہتا ہوں اور انہیں جواب دینے کے لئے بار بار موقع نہیں ملتا-میں سب سے پہلے تو اپنے فاضل ممبر جنہوں نے شروع کیا جن کے پاس یہ منسٹریاں رہیں اور آج وہ یہاں پر کھڑے ہو کر بڑے زبردست طریقے سے کہتے ہیں کہ سب کچھ خراب ہے کچھ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے-میں آج انہیں چیزیں گنواؤں گا hopefully جتنی دیر میں تقریر کر رہا ہوں وہ ایوان میں ہی بیٹھے رہیں گے- انہوں نے سب کچھ کمپنیوں کے حوالے کیا ہوا تھا کہ DFID یہ کام کر دے، McKinsey یہ کام کر دے، یونیسف کوئی اور کام کر دے لیکن خود کچھ نہیں کرنا سب کچھ ان کے حوالے کیا ہوا تھا پالیسیاں تک ان کے حوالے کی ہوئی تھیں-جب میں منسٹری میں آیا تو میں اپنا دماغ پکڑ کر بیٹھ گیا کہ انہوں نے کیا کیا ہوا ہے؟ ان کی اپنی input zero، اپنے ملک کے بارے میں، اپنے بچوں کے بارے میں ان کی input zero اور باقی دنیا انہیں جو بتا رہی ہے وہ کرتے جا رہے ہیں-بچے ہمارے ہیں یا کسی اور کے ہیں؟ باہر کے donors تو اپنے interest کے ساتھ آتے ہیں وہ بغیر interest کے یہاں نہیں آتے-جو پیسہ لے کر آئے گا وہ سب سے پہلے اپنا interest protect کرے گا، وہ ہمارے بچوں کا interest protect نہیں کرے گا لیکن انہوں نے سب کچھ پکڑ کر ان کے حوالے کر دیا، جو Sir Michael Barber کہتا ہے جو کچھ کوئی اور کہہ رہا ہے وہ کرتے جاؤ، آنکھیں بند کی ہوئی ہیں انہوں نے تو ایجوکیشن کی تباہی پھیر دی ہے-پبلک سیکٹر اتنا پیچھے کیوں رہ گیا ؟ پرائیویٹ سیکٹر اتنا آگے کیوں نکل گیا؟ جان بوجھ کر پبلک سیکٹر کو پیچھے رکھا گیا اور پرائیویٹ سیکٹر کو promote کیا گیا اور اس کی وجوہات سب کو پتا ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر آپ کے stipend والے پروگرام کی بات ہوئی، ایک ہفتہ پہلے اس کے لئے پورے پیسے یعنی 7- ارب روپیہ issue کیا گیا۔ یہ جو بات کر رہے تھے کہ پروگرام ختم کر دیا ہے میں آپ کو guarantee سے بتا رہا ہوں سامنے آفیسر ز بیٹھے ہیں سب آپ کو guarantee سے بتائیں گے لہٰذا انہوں نے نمبر one جھوٹ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ PEF کا پروگرام تھا اور ہم نے یہ پروگرام ختم کر دیا ہے تباہ کر دیا ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ ہم اس کے لئے 19- ارب روپے دے رہے ہیں اور ہم نے PEF کے کیا کیا steps لئے ؟ چاہتے تو یہ بھی کر سکتے تھے آپ نے ایک اچھا پروگرام دیا لیکن انہوں نے اس پروگرام کی تباہی مچا دی۔ میرا یہ جاننے والا بیٹھا ہے دس سکول تم لے لو، پندرہ سکول آپ لے لیں، بیس سکول آپ لے لیں، تیس سکول میں آپ کو دے دیتا ہوں۔ یہ کیا چکر ہے ؟ نہ پوچھا نہ verify کیا کچھ بھی نہیں کیا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ان کی verification کیا تھی MEA جاتا ہے جن کے بارے میں یہ کہہ رہے تھے کہ ہم نے ان کی تنخواہیں کاٹ دی ہیں وہ سال میں دو دفعہ جاتا تھا چھ مہینے میں head count کرنے کے لئے ایک دفعہ جاتا تھا بچے بیٹھے ہیں پیسے دو لیکن ہم نے ہر بچے کو "ب" فارم کے ساتھ verify کرایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 2.6 ملین یعنی 26 لاکھ بچوں کو verify کرایا ہے ان میں سے جتنے جعلی بچے نکلے اور ان کی payments جاری تھیں وہ ہم نے بند کیں۔ ان کے مافیاز کو وہ تکلیف ہوئی ہے کہ ان کی payments آنی کیوں بند ہو گئی ہیں کیونکہ بیچ میں جعلی بچے ڈالے ہوئے تھے۔ ہم نے پہلی دفعہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اندر 92 فیصد "ب" فارم اکٹھے کر لئے ہیں تاکہ بچوں کی doubling and tripling registration نہ ہو سکے۔ سابق حکمران پہلے PEF میں بھی بچے دکھاتے تھے اور گورنمنٹ سکول میں بھی دکھاتے تھے یعنی بچوں کی doubling and tripling registration ہو رہی تھی اور ان کو اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔ ہم نے آکر اس کی روک تھام کی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں دانش سکولوں کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہم تو ان کے programmes چلا رہے ہیں۔ ہم تو The Punjab Education Foundation (PEF) کا ادارہ بھی چلا رہے ہیں جو کہ آپ کے دور حکومت میں قائم ہوا تھا۔ اسی طرح "زیور تعلیم پروگرام" بھی چل رہا ہے۔ حزب اختلاف نے کہا کہ دانش سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے دانش سکول فاٹا کے لئے بھی کھولے ہیں۔یہ بھی اپنے دور حکومت میں کھول سکتے تھے۔ہم نے دانش سکول day scholars کے لئے کھولا۔انہوں نے کیوں نہیں کھولا،انہوں نے یہ پابندی کیوں لگائی ہوئی تھی کہ دانش سکول میں اس علاقہ کے باہر سے کوئی بچہ داخل نہیں ہو سکتا؟ ہم 21ہزار سے 27ہزار تک دانش سکولوں کی enrollment لے کر گئے ہیں۔ہم نے ملازمین کی rationalization کی اور 50 کروڑ روپے بچائے ہیں۔یہ کام انہوں نے کیوں نہیں کیا،پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے اگر یہ چیزیں کی ہیں تو بتائیں اور ان کے دور حکومت میں جو سارے غبن کئے گئے ہیں ان کے بارے میں یہ کیوں نہیں بولتے ؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!حزب اختلاف کے معزز ممبران نے بات کی ہے کہ ہماری حکومت نے COVID-19 کے دوران کچھ نہیں کیا۔انہوں نے گورنمنٹ سکولوں کے بچوں کے لئے خود کچھ نہیں کیا جبکہ ہم نے پھر بھی بہت کام کئے ہیں اور میں ان کے بارے میں ابھی بتاتا ہوں۔انہوں نے گورنمنٹ سکولوں کو بالکل کنارے لگایا ہوا تھا اور یہ پرائیویٹ سیکٹر کو promote کر رہے تھے۔پتا نہیں پرائیویٹ سیکٹر کے سکول ان کو کون سا benefit دے رہے تھے کہ یہ صرف پرائیویٹ سیکٹر کو promote کئے جا رہے تھے۔ہم نے " تعلیم گھر" کھولا۔ہم نے ہر ضلع میں ایک ٹیلیویژن چینل لیا جس میں صبح 8 بجے سے لے کر دوپہر 2 بجے تک کلاسیں ہوتی تھیں جو کہ ہر بچہ دیکھ سکتا تھا۔ہم نے ایک لاکھ اور 20ہزار سے زیادہ ٹیچرز کو پہلی دفعہ online تربیت دی۔اس سے پہلے تاریخ میں کبھی بھی ٹیچرز online trained نہیں ہوئے تھے۔ہم نے ایک لاکھ سے زیادہ ٹیچرز کے downloads دیکھے۔

جناب سپیکر!یہاں پر سکولوں کی upgradation کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔پاکستان مسلم لیگ(ن) نے اپنے دس سالہ دور حکومت میں تقریباً ساڑھے بارہ سو سکول upgrade کئے تھے۔ہم پہلے ہی 1200 سکول upgrade کر چکے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ اس سال یکم اگست سے 7ہزار مزید سکول upgrade کرنے جا رہے ہیں۔اگر میں اپنے محکمہ کو سابقہ حکومت کی پالیسوں کے مطابق چلاتا تو مجھے یہ سکول upgrade کرنے کے لئے 295-ارب روپے درکار ہوتے۔پہلے سکول بناتے، عمارتیں کھڑی کرتے اور پھر ان کے لئے اساتذہ بھرتی کئے جاتے ہیں ۔اس کے برعکس ہم "Insaf Afternoon School Programme" کے ساتھ کام کر رہے

ہیں یعنی جو already پرائمری سکول موجود ہیں انہیں دوپہر کو ہم ایلیمنٹری سکول بنادیں گے۔ ہم نے اس کا باقاعدہ criteria بنادیا ہے اور ہم یہ across the board کر رہے ہیں۔ چاہے وہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کا حلقہ ہو، پاکستان پیپلز پارٹی کا حلقہ ہو، پی۔ٹی۔آئی کا حلقہ ہو یا پاکستان مسلم لیگ(ق) کا حلقہ ہو یعنی حلقہ جس کا مرضی ہو ہم وہاں یہ پروگرام شروع کر رہے ہیں۔ ہم نے اس سکیم میں اپنے بچوں کو priority دی ہے ہم نے سیاست کو priority نہیں دی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے صرف ایک ٹرین پر 300۔ارب روپے لگا دیئے ہیں اور اگر یہ 295۔ارب روپے سکولوں پر لگائے جاتے تو ہم سارے سکول نئے سرے سے بنا کر چلا سکتے تھے۔ انہوں نے لاہور شہر کے صرف 60 ہزار لوگوں کو سفر کی سہولت دینے کے لئے ایک ٹرین پر 300۔ارب روپے لگا دیئے ہیں۔ میں 20 لاکھ بچوں کی بات کر رہا ہوں۔ انشاءاللہ سکولوں کی اس upgradation کے ساتھ ہم 20 لاکھ بچوں کی enrollment کریں گے۔ یہ ہمارا فیز-I ہے اور اسی طرح فیز-II میں ہم نے ایلیمنٹری سکولوں کو سیکنڈری سکول بنانا ہے اور ان سکولوں میں ہم labs بنائیں گے۔ اگر ہم اس کی پالیسی پر عمل کرتے تو اس کام کے لئے ہمارے 295۔ارب روپے خرچ ہوتے جبکہ ہمارا خرچہ صرف 27۔ارب روپے ہوا ہے۔ آپ mindset کا فرق دیکھ لیں۔ اگر ہم ان کے پروگرام پر عمل کرتے تو دس سال لگنے تھے جبکہ ہمارے پروگرام کے تحت یکم اگست سے 7 ہزار سکول upgrade ہو جائیں گے۔ اس پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس پروگرام کو پوری پوری backing دی ہے۔ انہوں نے اس کے لئے پیسے release کئے ہیں۔ یہ سکول اسی طرح چلیں گے جس طرح کہ صبح کے سکول چلتے ہیں اور اسی طرح ان کی monitoring کی جائے گی ان سب سکولوں کی پوری ownership سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لے گا۔

جناب سپیکر! حزب اختلاف کے ساتھیوں نے enrollment کے حوالے سے بات کی ہے۔ ہم نے اس سال یکم فروری کو enrollment drive شروع کی تھی۔ سب نے کہا کہ یہ کام مت کریں کیونکہ Covid-19 کی وجہ سے سکول بند ہیں۔ ہم نے اساتذہ پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا۔ یہ تو ساری enrollment اساتذہ کو گاؤں گاؤں اور گلیوں میں بھیج کر کرواتے تھے۔ ہم نے سکول کونسلوں کو اس میں involve کیا ہے، ہم نے لوکل ڈاکٹروں سے رابطہ کیا، والدین سے کہا، مقامی

وکیلوں اور امام مسجد سے رابطہ کیا یعنی ہم نے سوسائٹی کے تمام لوگوں کو enrollment بڑھانے کے لئے involve کیا ہے۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، مراد راس صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں enrollment کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ ہم نے یکم فروری سے enrollment شروع کی تھی اور اس میں ہم نے سوسائٹی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو involve کیا ہے۔ میں نے ایک سال میں 10 لاکھ بچوں کی enrollment کرنے کا target دیا تھا کیونکہ Covid-19 کی وجہ سے کبھی سکول کھل جاتے ہیں اور کبھی بند ہو جاتے ہیں۔ میں بڑے فخر سے عرض کروں گا کہ آج تک ہم 7 لاکھ 34 ہزار بچوں کی سکولوں میں "ب" فارم کے ساتھ enrollment کر چکے ہیں۔ یہ ہوائی نمبر نہیں بلکہ "ب" فارم کے ساتھ verified number ہے جس میں سے 53 فیصد لڑکیاں ہیں۔ ہماری بچیاں زیادہ تعداد میں واپس سکولوں میں آئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر assessment کی بات بھی ہوئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری یہ بات سارا معزز ہاؤس سُنے۔ ہم نے پانچویں جماعت کا امتحان ختم کر دیا ہے۔ Punjab Examination Commission(PEC) کے امتحانات میں کیا ہو رہا تھا؟ اس امتحان میں ٹیچرز بچوں کو cheating کروا رہے تھے کیونکہ ان کی کارکردگی assess ہو رہی تھی۔ اب اگر دس یا گیارہ سال کے بچے کو اس کا اُستاد cheating کرواتا ہے تو پھر وہ سمجھتا ہے کہ cheating کرنا ٹھیک ہے۔ آپ اس بچے کو دس یا گیارہ سال کی عمر میں دو نمبر کام سکھا رہے ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر ہم نے پانچویں یعنی Punjab Examination Commission(PEC) کے امتحان کو ختم کیا ہے اور ہم school-based assessment کے طریق کار کو اپنا رہے ہیں۔ حزب اختلاف کے ساتھیوں کو پتا ہی نہیں کہ school-based assessment کیا ہوتی ہے۔ ہم اپنے امتحانی نظام کو بہتر کریں گے۔ Punjab Examination Commission(PEC) اسی لئے بنایا

گیا ہے کہ ہم اپنے امتحانات کو بہتر کریں، اپنا طریق کار بہتر کریں اور اپنے standards کو بہتر کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم اسی سال آٹھویں جماعت کا امتحان بھی ختم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر Single National Curriculum کی بات ہو رہی تھی۔ وفاقی حکومت نے تمام stakeholders کو شامل کرتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ اس کمیٹی میں چالیس سے زیادہ ممبر تھے۔ علماء کرام، educationists اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس کمیٹی میں شامل کیا گیا اور اس کمیٹی نے ایک زبردست سلیبس تیار کیا ہے۔ اس سلیبس کو پرائیویٹ سکولوں نے بھی appreciate کیا ہے کہ بڑی زبردست چیز بنائی گئی ہے۔ اس کے اندر critical thinking ڈالی ہے، اس کے اندر different skills ڈالی ہیں اور انشاءاللہ یکم اگست سے ہم اس پر عمل درآمد کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ دیکھنا کہ وہ زبردست چیز ہوگی اور یہ حزب اختلاف والے دوست کہہ رہے ہیں نا کہ پرائیویٹ سکولز والے یہ کہہ رہے ہیں اور پرائیویٹ سکولز والے وہ کہہ رہے ہیں میں پرائیویٹ سکولز والوں سے خود ملا ہوں اُنہیں کوئی issue نہیں ہے بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ زبردست چیز ہے ہم اس میں آپ کو پورا پورا support کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک زبردست چیز بتاؤں کہ ہم نے سب سے پہلا initiative E-Transfer کا لیا تھا کیونکہ میں جب اس محکمہ میں آیا تو میں نے پہلے دو مہینے کے اندر ایک دن کہا کہ میں نے video conferencing call کرنی ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ PITB جائیں یہاں تو اس طرح کا کوئی چکر نہیں ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن پاکستان آرمی کے بعد پنجاب کا نہیں بلکہ پاکستان کا 2nd largest department ہے۔ میرے حزب اختلاف کے دوست آج کہہ رہے ہیں کہ ہم سکولز ایجوکیشن کو technology دے کر گئے لیکن 2018 کے end پر یہاں پر video conferencing call نہیں ہو سکتی تھی یہ چھوڑ کر گئے ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ ہم یہاں سے data لے رہے تھے، ہم وہاں سے data لے رہے تھے، کہاں سے data لے رہے تھے بھائی؟ کس سے data لے رہے تھے؟ اپنی جیبوں سے data نکال کر لے رہے تھے؟ ہم نے آ کر یہ سارے سسٹم بنائے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارے پاس 4 لاکھ ٹیچرز ہیں۔ یہ بھی online transfer کر سکتے تھے انہوں نے یہ کیوں نہیں کیا؟ کیوں کہ جیبوں میں پیسے جاتے

تھے۔ ہم نے 70 ہزار transfers کی ہیں۔ ایک transfer کی 50 ہزار روپے سے رشوت شروع ہوتی تھی اور ڈیڑھ لاکھ روپے تک جاتی تھی۔ ایک سال کی تین سے چار ارب روپے کی کرپشن تھی وہ کدھر گئی؟ اب وہ QR Code کے ساتھ apply کرتے ہیں اور گھر بیٹھے بٹھائے اُن کے transfer orders آ جاتے ہیں۔ شروع میں بڑی مخالفت ہوئی لیکن بعد میں بہت سارے لوگوں نے شکریہ ادا کیا اور آج e-Transfer کا الحمدللہ plus approval %90 ہے۔

جناب سپیکر! ایک اور بڑی interesting چیز ہے۔ جب ہم آئے تو دیکھا کہ انہوں نے ٹیچرز کو promotions, transfers, leaves and ACRs میں پھنسایا ہوا تھا اور اُن کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ ہم نے zero paisa خرچ کرکے e-Transfer بنائی، zero paisa خرچ کر کے اب ٹیچرز گھر بیٹھے اپنے فون سے اپنی leave apply کر سکتے ہیں۔ اب ٹیچرز گھر بیٹھے اپنی ACR کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ اب ٹیچرز گھر بیٹھے اپنے ہی فون سے اپنی retirement کے لئے apply کر سکتے ہیں اور ہم اس حوالے سے AG Office سے بات کر رہے ہیں تاکہ اُن کو directly پیسے بھی چلے جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلے پر قائدِ ایوان ہاؤس میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! leaves بھی online ہو گئی ہیں، transfers بھی online ہو گئی ہیں، ACR's بھی online ہو گئی ہیں اور retirement بھی online ہو گئی ہے۔ صرف promotion online ہونے سے رہ گئی ہے وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ اس ستمبر تک online ہو جائے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ نے واقعی یہ بڑا اچھا سسٹم بنایا ہے۔ Postings and Transfers والا بہت اچھا کام ہوا ہے کیونکہ ہمارے زمانے میں بھی اِدھر کا ٹیچر اُدھر جا رہا ہے اور اُدھر کا ٹیچر اِدھر جا رہا ہے۔ اب ماشاءاللہ بڑا اچھا سسٹم بن گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم نے ٹیچرز کے لئے یہ سب کچھ کیوں کیا؟ یہ اس لئے کیا کہ وہ باقی جھنجٹوں سے نکلیں اور ہم نے اُنہیں جس کام کے لئے رکھا ہوا ہے وہ اپنا کام کریں جو کہ بچوں کو پڑھانا ہے۔ ٹیچرز کو باقی چیزوں میں پھنسایا ہوا تھا اور اُنہیں اُن کا اصل کام

نہیں کرنے دیا جا رہا تھا۔ حزب اختلاف کے دوست مجھے اس چیز کا جواب دیں کہ انہوں نے پچھلے دس سال میں یہ کام کیوں نہیں کیا؟ اس پر پیسے تو کوئی نہیں لگنے تھے تو انہوں نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟ ہم نے پچھلے تین سال کے اندر دو ہزار کلاس رومز بنائے جن میں سے 1850 کلاس رومز hand over ہو چکے ہیں اور صرف 150 کلاس رومز رہ گئے ہیں۔ ہم نے سات سو لائبریریز بنائیں، ایک ہزار سائنس لیبز بنائی ہیں اور ایک ایک ہزار IT Labs بنائی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان کا سب کچھ ختم ہو چکا تھا اور یہ سارا کام ہم نے اپنے tenure میں شروع کیا تھا۔ اب میں صرف ایک آخری بات کروں گا۔ ہم نے پنجاب کی تاریخ میں پہلی دفعہ ایک STEM competition کرایا۔ یہ Science, Technology, Engineering and Math Competition تھا۔ آپ سوچیں کہ یہ competition جب ہم نے COVID کے حالات میں کرایا تو بچوں نے اتنی محنت کی کہ ہمیں 20 ہزار videos آئیں، ٹیچرز نے بھی محنت کی اور والدین نے بھی بہت محنت کی۔ اتنے اتنے زبردست ماڈل آئے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہم نے بچوں میں یہ competition کرا کر پہلی دفعہ دیکھا کہ ہمارے بچوں میں کتنا talent ہے اور ہم اس کو اپنے curriculum and schools کے اندر permanent implement کرنے جا رہے ہیں۔ یہ بڑا نعرہ مارتے تھے کہ "پڑھا لکھا پنجاب"۔ یہ صرف اَن پڑھ پنجاب چھوڑ کر گئے ہیں کیونکہ انہوں نے پبلک سکولز کے اوپر کچھ بھی نہیں کیا۔ بیٹھ کر سب کچھ باہر والوں کے حوالے کر کے کہنا کہ ہم یہ کر رہے، ہم وہ کر رہے ہیں۔ یہ ایجوکیشن کے اوپر "ایک ٹرین" جتنے پیسے بھی لگا نہیں سکے تو انہوں نے کیا کرنا تھا؟ انہوں نے ایجوکیشن کی بہت تباہی پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جب ہم اپنی term کے بعد یہ محکمہ چھوڑ کر جائیں گے تب یہ سارا محکمہ آپ کے فون کے اوپر چل رہا ہو گا وہ اس لئے کہ آپ کے پاس data ہو گا، آپ کے پاس information آئے گی، آپ کے پاس transparency ہو گی، آپ کے پاس کرپشن ختم ہوئی ہو گی۔ یہ ٹیکنالوجی کا استعمال اس لئے نہیں کرتے تھے کہ انہوں نے پکڑے جانا تھا اور ان کے پاس کسی چیز کا کوئی معیار نہیں تھا۔ یہ چاہتے ہیں کہ ہم عوام کو جتنا جاہل رکھیں گے ہمیں اُتنا زیادہ فائدہ ہو گا تاکہ یہ اُسی طرح جا کر انگوٹھے لگاتے رہیں، اُسی طرح ووٹ کرتے رہیں کیونکہ اگر یہ تعلیم یافتہ ہو گئے، ان کے پاس knowledge آ گیا تو پھر ان کو ووٹ کون دے گا؟ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب یاسر ہمایوں صاحب! آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ بیٹھ کر بات کر لیں اور حزب اختلاف نے آپ کے ضلع کا جو مسئلہ اُٹھایا تھا اُس پر بھی مختصر بات کر لیجئے گا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران نے ہائر ایجوکیشن پر بھی بڑی مختصر سی بات کی تو میں بھی to the point بات کروں گا۔ میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Higher Education is about the quality. آپ جتنی مرضی یونیورسٹیز بنا لیں، جتنی مرضی بلڈنگز بنا لیں، جتنا مرضی infrastructure بنالیں جب تک آپ کی ڈگری کی quality بہتر نہیں ہوگی تو آپ کو graduates پیدا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہماری حکومت نے یہ focus رکھا ہے کہ جو یونیورسٹیز بن چکی ہیں اور مستقبل میں ہم جو یونیورسٹیز بنائیں گے اُن سب میں academic quality کو maintain and improve کرنا ہے اور quality کا measure یہ ہے کہ international agencies, recognize کریں۔ آج کل دو بڑی rankings ہیں ایک QS Ranking اور دوسری Times Higher Education Ranking ہے۔ جب ہماری حکومت آئی تو پنجاب کی صرف تین یونیورسٹیز Times Higher Education Ranking کے مطابق تھیں۔ اس وقت صرف تین سالوں میں Times Higher Education Ranking میں 21 Departments, ranked ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح QS Ranking کی جو overall rankings ہیں اُس پر پنجاب کی صرف تین یونیورسٹیز تھیں تو پچھلے تین سالوں میں اب وہ چھ ہو چکی ہیں تو اس حساب سے وہ تعداد ڈگنی ہو چکی ہیں۔ اب infrastructure کی طرف آتے ہیں اُس پر چھ یونیورسٹیز کی بات کی گئی کہ آپ نے چھ یونیورسٹیز announce کیں جن میں سے صرف چکوال یونیورسٹی پر کام تیز ہو رہا ہے اور باقی یونیورسٹیز پر کام نہیں ہو رہا تو میں اُس کا جواب دینا چاہوں گا کہ چکوال یونیورسٹی میں already کچھ infrastructure موجود تھا اور جناب سپیکر! آپ نے ہی 2004 میں چکوال میں UET کا سب کیمپس approve کیا تھا لیکن اُس کے بعد انہوں نے دس سال اس پر کوئی کام ہی نہیں کیا۔ وہاں پر صرف ڈھانچہ تھا، boundary wall موجود تھی اور دو بلڈنگز موجود تھیں تو ہم نے اُس کو takeover کر کے

بڑی تیزی سے اُس پر کام شروع کرادیا۔ پچھلے سال COVID کی وجہ سے ہمیں funding نہیں مل سکی لیکن انشاء اللہ اگلے دو سالوں میں ہماری ان چھ یونیورسٹیز کا infrastructure complete ہو گا اور اُن کے لئے funding already allocate کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر انہوں نے ایک بات کی کہ آپ 21 یونیورسٹیز اور بنا رہے ہیں۔ یہ بات بڑی جلدی سمجھانی ضروری ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ق) کی ہی حکومت نے سال 2000 میں بڑا اچھا initiative لیا تھا کہ ہم نے اپنا education system, British System to American System move کرنا ہے کیونکہ یہ دنیا میں prevail کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! اب American System میں تمام Degree institutions Awarding Institutions ہوتے ہیں۔ وہاں پر کوئی affiliation کا ماڈل exists نہیں کرتا تو اس لئے بڑا ضروری تھا کہ آنے والے دس پندرہ سالوں میں آپ یہ transformation complete کرتے لیکن unfortunately شاید اس حکومت کے جانے بعد اور HEC کو کمزور کر دینے کے بعد یہ اپنا concept and focus lose کر گئے ہیں اور اب نہ وہ تیتر ہیں اور نہ وہ بٹیر ہیں۔ آدھا American System چل رہا ہے اور آدھا British System چل رہا ہے تو ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب اسی tenure میں ہم اس کی مکمل transformation کر دیں گے۔ جو کالجز ہیں ان کو بھی Degree Awarding Institutions بنا دیں گے۔ اس کے لئے جو 21 یونیورسٹیز ہم بنا رہے ہیں اس میں بہت زیادہ infrastructure کی ضرورت نہیں ہے ان ماڈلز کو basically جب ہم American System پر منتقل کر دیں گے تو وہ ایک چھوٹی سی self-contain university بن جائے گی۔ America میں 3 ہزار universities ہیں اور وہاں کی population پاکستان سے double ہے تو پاکستان میں بھی universities کی تعداد کم از کم 1500 تو ہونی ہی چاہئے اور یہ سب جانتے ہیں کہ universities کوئی ایک دن میں ہی نہیں بنتی ان کو بننے میں اور develop ہونے میں سینکڑوں سال لگ جاتے ہیں۔ Harvard University بھی پہلے ایک کالج تھا اسے New Collage کے نام سے شروع کیا گیا تھا اور سو سالوں کے بعد وہ دنیا کی عظیم درس گاہ بنی۔ دنیا کی تمام universities کو بننے grow کرنے میں اور improve ہونے میں ٹائم لگتا ہے اور یہ جو تمام ماڈلز ہم بنا رہے ہیں وہ انشاء اللہ اسی طرف جائیں

گے۔ آخر میں relevance سے related بات کروں گا کہ جو کالجز میں پڑھایا جا رہا ہے اس پر ابھی محترمہ مہوش سلطانہ نے بات کی ہے کہ وہ relevant نہیں ہے یہ بات بالکل درست ہے کہ وہ relevant نہیں ہے اس پر کام کرنے کی ضرورت تھی اور ہم نے اس پر کام شروع کر دیا ہے۔ جو دو سالہ Associate Degree Program ہے وہ اس سال Fall میں باقاعدہ شروع ہو جائے گا۔ اس کی بھی مکمل transformation کو ابھی دو تین سال لگ جائیں گے۔ ہمارا گزشتہ سال COVID کی وجہ سے رہ گیا تھا یہ سال اگست میں شروع ہو جائے گا اور اس میں وہ تمام مضامین جن کی base پر دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کے پاس ایسی technical skills آ جائیں گئیں کہ آپ آسانی سے employable ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کیونکہ اور کسی چیز پر بات نہیں کی گئی لہٰذا میں اجازت چاہوں گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"71-ارب، 54 کروڑ، 24 لاکھ، 73 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مد مطالبہ نمبر PC21015 "**تعلیم**" کم کر کے ایک روپیہ کر دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 71-ارب، 54 کروڑ، 24 لاکھ، 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعلیم**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ ہم باقی مطالبات زر پر قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر (4)144 کے تحت guillotine کے اطلاق کے ذریعے کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مطالبہ نمبر PC21001

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو 99 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"افیون"** برداشت کرنے پڑیں گے"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21002

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو 4۔ارب، 86 کروڑ، 61 لاکھ، 50 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"مالیہ اراضی"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21003

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو ایک ارب، 5 کروڑ، 2 لاکھ، 17 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم

ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"صوبائی آبکاری"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21004

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو67 کروڑ،22لاکھ،78 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"اسٹامپ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21005

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو4۔ارب،22 کروڑ،12 لاکھ،21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"جنگلات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21006

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10 کروڑ،40لاکھ،16 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"رجسٹریشن"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21007

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو 73 کروڑ،26لاکھ،86 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21008

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو 90 کروڑ،60لاکھ،57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"دیگر ٹیکس ومحصولات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21009

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 23۔ارب، 53 کروڑ، 14 لاکھ، 99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**آبپاشی و بحالی اراضی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21010

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 46۔ارب، 37 کروڑ، 49 لاکھ، 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**انتظام عمومی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21011

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 25۔ارب، 16 کروڑ، 85 لاکھ، 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی

مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**نظام عدل**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21012

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو10۔ارب،84 کروڑ،89 لاکھ،33ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**جیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21013

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب،28۔ارب،94 کروڑ،8لاکھ،70 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**پولیس**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21014

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو21 کروڑ،43لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"عجائب گھر"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21017

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو7۔ارب،15 کروڑ،83لاکھ،43ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"صحت عامہ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC21018

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو21۔ارب،9 کروڑ،62لاکھ،33ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"زراعت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21019

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 96 کروڑ، 83 لاکھ، 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"ماہی پروری"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21020

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 13-ارب، 80 کروڑ، 93 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"امور حیوانات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21021

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ارب، 50 کروڑ، 10 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**امداد باہمی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21022

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 10۔ارب، 82 کروڑ، 18 لاکھ، 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**صنعتیں**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21023

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 12۔ارب، 68 کروڑ، 41 لاکھ، 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرق محکمہ جات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21024

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5-ارب، 57 کروڑ، 27 لاکھ، 3 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21025

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 9-ارب، 6 کروڑ، 32 لاکھ، 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد" **مواصلات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21026

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو 56 کروڑ، 59 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21027

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

ایک رقم جو ایک ارب، 49 کروڑ، 93 لاکھ، 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"ریلیف"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21028

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کھرب، 75۔ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"پنشن"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21029

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

" ایک رقم جو 27 کروڑ، 66 لاکھ، 53 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21030

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 22۔ارب، 72 کروڑ، 39 لاکھ، 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سبسڈیز**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21031

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 5 کھرب، 11۔ارب، 5 کروڑ، 6 لاکھ، 38 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**متفرقات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC21032

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 78 کروڑ، 76 لاکھ، 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ما سوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"شہری دفاع"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC13033

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو 2 کھرب، 19۔ارب، 64 کروڑ، 30 لاکھ، 15 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"غلے اور چینی کی سرکاری تجارت"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC13035

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022 کو ختم ہونے والے مالی سال 2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبر PC13050

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو39۔ارب،99 کروڑ،49لاکھ،34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**سرمایہ کاری**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زرمنظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC22036

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو3 کھرب،23۔ارب،91 کروڑ،76لاکھ،60ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**ترقیات**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زرمنظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC12037

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو33۔ارب،21 کروڑ،53لاکھ،61ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**تعمیرات آبپاشی**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زرمنظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC12041

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو78۔ارب،79 کروڑ،90لاکھ سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"شاہرات وپل "** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC12042

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو ایک کھرب،24۔ارب،6 کروڑ، 79 لاکھ،79ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30 جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد **"سرکاری عمارات"** برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ نمبرPC12043

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک رقم جو25۔ارب،62 کروڑ،14 لاکھ،42ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2022 کو ختم ہونے والے مالی سال2022-2021 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "**قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ**" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: آپ سب کو اپوزیشن اور گورنمنٹ کو بجٹ مکمل ہونے پر مبارک ہو۔ لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک 25-جون 2021 دو پہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔